انتخاب

کاغذی لیموں

برسات تو من بھاونی خوب ہوئی اگلے ساون کے آنسو بھی گئے۔ اور لطف یہ کہ خوشگوار سماں ہے کبھی موسلادھار برستا ہے۔ اور کبھی چلتے پھرتے بادل چھینٹا دے کر رہ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک دم دانہ امساک بھی ہو جاتا ہے۔ اور اسکی گھمس لہی تو بہ حیوانات و نباتات سب بلبلا اٹھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نقشہ ہائے حشرات الارض کے نشو و نما نے قیامت برپا دی۔ ایسی کھلبلی ہوئی کہ دنیا عرصہ سے پیدا ہی نہیں ہوئی نظر آتی ہو۔ ذرا کوئی اٹھ کر چراغ جلا کر دیکھ لے تو دشمن کو دیکھ کر بیٹھ جائے اور انجانی کی بچی وغیرہ سے دیکھے مکھیاں بھی مار نے لگے۔ تو کبھی کھٹملوں اجرام نے بھی یاجوج ماجوج کی طرح خروج کیا حیوانات و نباتات کے خولوں میں دخول کر کے اک سرے سے سب کو زہر مار کرنا شروع کردیا۔ اور محکمۂ حفظانِ صحت نے ہیضہ و تا حال کے پاس کہا ہوا لے اجرام کے بیچ گیرد کو دوا میں۔ اور محکمہ زراعت نے کپاس کے ناس کرنے والے کیڑوں کے لئے تو عجب تدبیرین نکالیں۔ اگلے کی تو اگلی باتیں ہو گئیں۔ اور پچھلے سے پچھلی ہی بات کی کہ کپاس کھانے والے کیڑوں کے دفع کرنے کو بنڈیوں کی کاشت کرنی چاہئیں۔ انکار نہ کیجئے۔ یہ نسخہ بھی صاف معاف ہوگا۔ مگر سے کا رہے کہ خدا اگر دیکھ کیا حال۔ کیڑوں کی بہتات نے زور باندھا کہ بنڈیوں کو سری نہ اٹھانے دیا۔ ہوتے ہی جڑ پر مخدوم کی نظر پڑی اور سیند کھایا کہ انکے سیر کے بیچ میں جانا نہ سیر کی بنڈی بازار میں نہیں ملتی۔ اور وہ بھی خدا جھوٹ نہ بلوائے گو کھائی۔ اگر جھوٹ ہو تو بمبئی کے ارانیوں سے بھی جا یا کرکے بیچ کرو جیسا کہ انسو نا سے نباتات پر تو کھائی کو رد کر دیا۔ بنڈیوں کے پتوں کے سوا کام اس کو نصف نے بچائے خوبی کی ہمہ رنگ چڑھوائی نکال لیے۔ گو برسائی ہوا بہی کے اندر جا کر جھڑ کے آموں کا ستر اور کرکے ان سب کی اور بستی اور لیموں بچھا دیا۔ اور نخلستان کے رطب و یابس تر ہو گئے بے ڈول پیڑوں کو پتہ جھڑ نے تنڈ منڈ کر دیا۔ تاہم ڈھاک کی طرح خوب پھلے پھولے اور دوجنت نشان رنگے۔ ان جھڑے پتوں سے نئے سرا دے اپنا الگ ہی شگوفہ کھلایا۔ کہ ہوا میں زہر باد پھیلائے پتوں والا تپ عالمگیر کر دیا۔ خلاق اسکی

گنہگیر دیدہ سے بھی کچھ تو سو کہ ساتھ کے ہوا سی ہوئی اور پچھلی سنترالی کی کیونکہ عطاری کی بخار بھی ہنسی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ تپ ہی تمام ہو جاتا ہے اور آدمی کو تمام ہی کرکے چھوڑتا ہے۔ کیا کسی نے کسی کو زمین چھانکتے نہیں دیکھا۔ انتڑیاں تک حلق کو آ جاتی ہیں۔ پیٹ ہی ایسا چلتا ہے کہ بے لگان جیسے رانڈ کا چرخا۔ اسکی بت کل انسانی کی پٹ چھیڑ کرنے میں کوئی کسر نہیں کرتے۔ قسمت سے دہی اگر حاذق حکیموں حاذق عطاروں کے ہاتھ پڑ گئے تو جانی بچھا دیے تو بچ جاتے ہیں مگر وہ موئے ہو کر۔ اور بد نصیب حق ہمسایہ کے بنے بنے اور اپنی ہر آئی مرائی ہے بقول ملاں کی دوڑ مسجد۔ نیم حکیم کے پلے پڑ گئے تو خدا حافظ۔ تو نیم ہستی ہی چٹ گو رکنوں کے حوالہ اور بٹ لیموں کے سیر دہو گئے اور ایسے سرپٹ دن رکھ کے گئے کہ جاتی دنیا کو بھی پیچھے پھر کر نہ دیکھ سکے۔

حضرت اس بخار کی روک تھام کا مفید نسخہ یہ ہے کہ نمک مرچ لگا کے چٹ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن مرچ کسی نئی نویلی دلہن کے جھمکی قطع کی کالی پھوارالی ہونی چاہیے۔ حضرت شاعر کے قلمی آم سے بعد اس کاغذی لیموں کو بھی چوسئے گا۔ یہ میوہ نرالا پیدا نہیں کرتا۔ اور کچھ ایسا مزہ بھی نہیں کہ جی کھٹا ہو جائے۔ ہاں موہنہ میں پانی بھر آئے تو تھوک دینا۔

لیجئے نذر نظم ہے

نئی رت میں نہ ساقی پیش دستی لا
ہوئی برسوں میں ایسی کھینچ کے برسات
گلابی بوتلیں جو پھول کی ہوں
کرین پوشش دختر و سیر دو عالم
وہ بط جسمیں نہ ہو کی ہو نہ پسلی
تمنا ئے گلگوں میں ہم نے
سے کہنہ ہے اور دو آتشہ ہے
یہی ہے قلقل مینا کا مفہوم
دہرے برس میکدہ میں مستے کم کر
پچھلے سال صدائے دل بھی ہے
ہوا اگلے برس کی ہے تو ساقی
ہے فاقہ مستی میں نشہ پرستی
اٹھنک اس رت میں پیالی بدچین

مسل کر خوب انگوروں کا رس لا
کوئی برسوں کی کھینچی اس برس لا
کوئی دو دن لایا پانچ دس لا
بطی پر ہو ساقی زمیں کس لا
جسے زندوں نے ہر دم مسلا مسلا
دل پر زخم کا انگور مسلا ۔ ۔ ۔
گھس ہی ملی نہ جائے یہ اولیس لا
گرے تو شوں میں کوئی بوالہوس لا
چھپا کر میکدہ میں اک دو ادھر سی لا
رکھا سینہ میں سنے یہ جرس لا
مرگ لا بنگ لگا تھا جرس لا
ہے اس ذوق پر گہا کر ترس لا
چڑھا رکھی ہے اسنے نس یہ نس لا

یاران ہم قالب

اگرچہ شہر کے باہر نکل گیا ہے قیس
یہاں سے دور بیاباں میں اُسکا ڈیرا ہے

پر اُسکا شور ابھی سنکے لیلی کہتی تھی + کہ تیج پھر مرے مجنوں کو آج چھیڑا ہے
صاحبو مصری معاملہ میں برطانیہ مصر ہے - یہ تابہ کا قصہ تلکے - اور عقبہ
کا اور جھور عقبیٰ میں طے ہوگا - کیونکہ طہ کی اولاد اُسی خطہ کے احاطہ کی ہے
کمیشن حدود بندی نے چلتے چلتے پھر قیام کی ٹھیرائی - کیونکہ صحرائی بردی
برطانیہ کی طرف سے کردی ترکی کی کامیابی کی شہادت دیگر کاروبار سے
کی کارگذاری کی چلت پھرت کو مقام دیگر بات چیت کی جیت ہار پر گھوکھا
رہے ہیں - وہ کہتے ہیں تابہ ہمارے تابہ میں ہے شہادت پوری ہے -
یہ کہتے ہیں نہیں صاحب ادھوری ہے - انگلستانی ببر نے پھر یکم ستمبر
کی سفا گی ایک پلٹن کا ڈھنڈورا پیٹا - ٹرکی محکمہ نے وزیر جنگ کو حیثیت
کی ٹھیر اکر کہدیا کہ حدودات پر حد بندی کو قلمی کارخانہ کا اشتانی ہیڈ کوارٹر
بڑھاہے در صورت معاملہ برعکس تم کیا کروگے اس نے بھی سلامی کا بینڈ سولی
گت سے بجاکر سنایا کہ ایک اشارہ پر تین لاکھ کھوپری مع نوشتہ آخرت کا بھروسہ
میدان میں قدم جماکر چھوٹینگے - گوشہ ادھر ہند میں اندھا دھند کی چیخ پکار
خلافت کی بحث تکرار میں دھواں دھار غبار چھار ہا ہے - یہ تو سچ ہے کہ
محسن القول کے بول نے حضرت محسن کو محسن الملک بنادیا - دو فرقوں
کے تفرقوں کی غلطی یہ سچائی کا پکا ملمع چڑھا دیا - چڑھا کہدیا اتکا بھلا
نہ بولنا ات کی بھلی نہ چپ - لیکن بھیا خوشامدی کی نشانی یہ بتائی کہ جو مومن
ہوکر ترکی سے انجانی ظاہر کرکے آزماکانی درمیانی میں لاعلمی کی جتائی کرے وہ
خوشامدی ہے - خیر جی سچے جھوٹے کو منتظمان وقت صداقت کی کسوٹی پر
خود کس لیتے ہیں - ادھر ریل کی کمپیب میں ٹرنال بھوپال تال کے پہلوی حصہ
کو ملک بنگال میں ایسی بھری ہے کہ مال ٹکسال اسی سال میں چنچال اساڑول
کو جدا بھوپال کیوں بھگی یہ مہاکال کے بجلی سٹ چمک گیا آخر کالی کا کالی
ہڑتالی کی نجات کو مالک کی نمک حرامی یا حلالی کی جانچ ہے - رجی سالی کو کچھ
نہیں کہنا جوت روپیہ سلامت تو ہزاروں پوت - لیکن کھوٹا کھرا معلوم

ہوگیا - ایلو وہ مسٹر فلر صاحب بہادر کا دورہ آیا صاحب بہادر نے ہر دروازہ
کو دیکھکر مسکرایا ہی نہیں خوب قہقہہ لگایا - یہ کیوں ؟ یہ موجب تھا کیسی
ہنسی ہے واہ جی واہ آپ کو نہیں معلوم - ہر گھر کا سائن بورڈ بجائے خیر مقدم
کے تیرروں سے منقش تھا دل کے جلے پھپھولوں کی بھرمار تھی - ایسی اودھ بھگت
بسیار تھی - ایلو وہ ریل کی پٹلی کی آنکھا ویچھا بدمعاشی کی آڑ میں ٹوٹ تار کے
پاٹر باندھ رہے ہیں - ایلو وہ سٹیشن کا سنگی ہاتھ اسپیدواروں کی کھیپ
کو بلا رہا ہے ہمارے نامہ نگاروں میں سے ڈھنگ کے سنگلی ہاتھ صحت والے
اوروں کو خلاطتی نسخہ تجویز کرنے والے اس ریلہ کی امیدواری میں بھر کر حلوا خود
کھلائیں خوب کمائیں - کیوں ہے نا سچ +

راقم لٹھ مار از سنگری لیلر

شکم کو پکڑے جو پھرتے ہیں شیخ جی صاحب
ہوا ہے آپکو کیا انتڑ اُترس پیدا

برسات کے گڑ بڑ نے آنتوں کو گڑ گڑا کر بھوک کی تھیلی کو لٹھ لٹھ گم سم
کرکے حاسد کی ٹرٹوں ٹھس پھس بنگر فراق سٹیریا بانکے او گولہ دم بند ڈکار بند
ازار بند لام کاف بند کو کر کھانسی دشمن کے گچھے میں پھانسی اثنا عشری بلکے
یا مشانہ کی پتھری سادہ لوح کی بھونڈی اوندی غنڈی ظرافت میں عداوت
دوستوں کا بول بالا حاسد کا منہ کالا - ہمیں خوشی ہے خوش زندگی حباب سا
ہے پھر کیوں نہ مسٹر حباب کا خیر مقدم کریں مان احباب نے پہلے ہی سے
شربہ حساب لگائی - بہت خوب بہت بہتر آپ ضرور ہفتہ وار شستہ تحریر
مضامین دریائے گہر بار تمہید ناظرین والا تمکین کیجئے اگر کوئی حاسد بد خصلتی
سے شرارتی جھنڈا دیگا تو فی النفور گردن دبا دریائے عداوت کے بھوری بھنکر میں
ڈبو دیا جائیگا دیکھنا کیسی گرمی ہے بارہ گرمی کے جی گھبرایا آتا ہے پسینہ کی چپ
چپاہٹ ہوائی بندی نے جی کو بیکل کر دیا ذرا آنکھ لگا کر کچھ دیکھنا وہ کالا کالا ابر کا ہر
کالا ہی یا کسی دل جلے کی آہ کا دھواں ہے یا کسی لکھیرے کا سرخ دنہ جی بھر چڑھ
دیں نہیں جی گھٹا ہرا ہو ہو تنٹ سے ہوا سوندھی سوندھی آئی وہ سوندن
نے خیر مقدم کے ترنم ترنم گیت سنانی نہیں جی سنا سکتے ہیں جیسا بھی کوئی
ہے کان لگا کر خوب سنو مورے ہی ڈھنگ کے ہیں بن کر گھڑک سنو
سانگ کے ترنگ بی بی بجلی چمکی بادل گرجا کامنہ بھر سٹنا تیر

جھر جھر برگ جھم کی پھیری دلتیوں کو ٹیکتے دیکھ جھنیوں سے بجلی ٹسوے بہائے پھر کے جھینکوں سے دوپسلی وہ گری او دُھنکی ساڑی پہرن اسکی چولی لت پت دوپٹہ کا بجا رنگ نشیب میں دریا نے کے نہانے کے جوالے بانو ٹھیکی نازکی سے دل نہال پھولوں کی مہک کسی البیلی نے بیلا بجا کیلا پہر رو کھوئی سے گلابی خیال کے نازکی ان ابھری کیا کہے رنگیلی ایک گلاب کی سی پنکھڑی پھوہار کی نظر و سے مہکتے ہوئے بار برائے جیسے الماس کے بیچ کاری او سپر جھلکی مرصع کاری جیسے بلبل کا پھول پھول کے جو بنا گل رخسار کا چوسنا کوئل سنے دل لبھانیوالی کوک سے کوے کو سُری بنایا جب بھی نوبی کوا پری نے سرو بنا ہٹ کے لپیٹ وار کا انداز سیکھا نا کوے کا تعجب جا کر اسکو لیلی بنایا پپیہہ کی دلسوزی نے فراق زدوں کے جگر ول دل کو بھون ڈالا وصالت کے بھولو کو مزہ آیا کشنا نے مینو ہی تو مدد کا دائرہ ٹھایا وہر دُشتے دُہر دن میں دُبوں کے بھر بھر لالہ جی کے لاپچ کے سبب سنہ کے برساتی رینہ ندی نالہ کے ریتے میں بہے کیا تماشا نفع بازہ کا دھنتو بخی کہات نہر کرم کا لکھا ہو ڈر اسرٹ بقر کے طمع والو کاشت کے کچیوے رپٹ سے ترانہ دردہم کی پلیڑ دن کی پینگ یانی کے بانٹ دیوالیوں کو بانٹ دسے نفع کا اثبات دولت پٹ بر غلہ کی امید فراوانی نے پہلی پرشادہ نکو غائب غلہ کر دیا ہو کے زمیندار رنجن ہیں اور گندم نما جو فروشی کی تو بن آئی جب ہی تو بن ٹھن کر مہاجن کے بیکاری لوٹ مار کے داؤ گھات چین لینے کرامات کنگی چوٹی سے جو شوخی ٹپ جائے دیدہ جیکا کے لگاوٹ کی چھانولی دکھائے کے ترچھی نظر کی بر بھی گال پان کے دگال سے پھول بیلے گدرائی پان پان سے اگیں مگر بتو یہ ہے کہ ٹینگی کر پان کہاں وما نا کہ عشوہ ناز کرشموں میں نس نس بھری ہے ایمان لینے پر بیڑا اٹھایا لگے چبا چبا کے باتیں کرنے ایسے گل لگاوری کے سکر ایس پنواڑن پہ کترچہان ابھی نہیں

رات جو قصد کیا دست درازی کو کہیں
ان و لنگ ہو کے لگی کہنے کہ واٹ آر میسٹر

رقمہ شاد

سنو یارو۔ ہمارے تو جی کی جی ہی میں رہی۔ کوئی بھی آرزو موافق مراد بر آئی۔ کیا اچھا ہوتا اگر تھوڑی سی انگریزی پڑھ جاتے۔ اور ٹیچ ٹیچ ہی کھر کرنے لگتے۔ سینکڑوں آفسوں سے پروانہ پر پروانہ ہمارے نام آیا کرتے۔ کہ آج دس ہزار کی اسامی خالی ہے۔ آج آٹھ کی۔ مگر ہم سب پر سپکیٹڈر نامنظور لکھکر واپس کر دیا کرتے۔ اور پھر جی۔ ہم کہیں ایسی ویسی نوکری کرنیوالا ہے ارمان ہم ڈپٹی کلکٹری کرینگے ڈپٹی کالکٹری۔ کیا نام کہ..... نہیں بھی کوئی دو بجے یا شام کو میم صاحبہ کیساتھ واکنگ کو جایا کرتے۔ اتفاقاً کسی باغ میں نکل جاتے۔ مالی گلدستہ بناکر ہمارے سامنے پیش کرتا۔ ہم خفا ہو کر کہتے۔ او ٹم کالا آدمی انگلش ایٹی کیٹ نہیں مانتا۔ پہلے ہمارے میم صاحب کے سامنے گلدستہ حاضر کرو۔ آخر وہ غریب ایک اور بنا کر لاتا۔ انعام کی درخواست پر ہم اس سے کہتے "ول ٹم ہمارا رعیت ہے۔ سیکڑوں گرینٹس ہم نے ٹملوگوں کو بخشیں کیا ہے۔ واکنگ سے لوٹکر سپر کی ٹھہرتی۔ انڈا۔ مرغی۔ رم۔ چاء۔ بسکٹ۔ نوش جان کرکے مع میم صاحب سلیپنگ روم میں داخل ہوتے۔ اسوقت کی چہ میگوئیوں میں کیا کیا لطف نہ آتے۔ کبھی ہم کہتے۔ مائی ڈیر کس وانٹیڈ۔ اور ساتھ ایک شعر بھی زبان مبارک پر لاتے ؎

پیو ٹی فل ہیں چیک تمہارے بوسہ دیدو یار صنم
دو قیو کو اریل و وی ڈیر۔ ویسا کہدو یار صنم

میم صاحبہ سمجھتیں اور کہتی کہ بی بی کو ڈر کرانی کہنا یہ بھی کیا انگریزی قاعدہ نہیں ہے۔ اسپر خوب ہنستے اور سمجھاتے کرانی ڈیر کے معنی میری پیاری کے ہیں۔ صبح اٹھکر دودھ چاء تیار ہوا کرتی۔ کبھی نوکر کو شکر لانے بھیجتے تو تاکید کرتے ول ولایتی شکر لاؤ۔ ہم کنٹری میڈ نہیں مانگتا نوکر عرض کرتا حضور دیسی والے ممن پائینگے تو میرا مار کے ادھار کر دینگے کیسکو ولایتی بورا نہیں لینے دیتے۔ اور نے کہا نسے یہ شکر اب بالکل یہاں رہی نہیں۔ تو ہزار کی شکر ولایتی پرسوں ہی گنگا جی میں پھینکوا دی ٹھوک والوں نے سمجھا چھوڑا دیا۔ بلہ داروں حلوائیوں نے اینکا کر لیا ہے جو کوئی اوسکو لاوے بچاس جرمانہ۔ اور برادری سے خارج۔ حقہ پانی بند" ہم بے پروائی سے کہتے۔ ویل۔ ٹم جائیگا۔ تم کوئی منع کرنا نہیں سکتا۔ سب ہمارا رعیت ہے جاؤ۔ دوکان والا سے بولو سسٹر ہلیل صاحب بہادر مانگتا ہے غرض اسی طرح چین اڑایا کرتے اگر کوئی اونچا عہدہ نہ ملتا (اور ملتا ہی کہاں سے۔ پڑھے لکھے نام نقلی سوز) تو کہیں دس روپیہ کے برل پرمنٹ کلکٹر تو ہو ہی جاتے اور دفتریوں پر بیلا لیا کرتے مگر کلکٹر سے کیا ہماری جناب کچھ کم ہے۔ ہم میں تین حرف انسے بھی زیادہ ہی ہیں۔ بڑے بڑے آفیسروں کا آمنا سامنا اول ہمجاب ہی سے ہو سکتا ہے۔ ابھی ہمیں اپنی دلیل کا اختیار رہے۔ تم ہیں جانے دیتے۔ غرض ہر طرح مزا اڑاتے مگر کریں تو کیا کریں مڈل میں بھی تو کیونکر ہ اسکول میں کوئی مجھند کو

گھسنے کیوں دیگا ۔ پرائیویٹ پر کچھ کارروائی چلالیتے تو یہاں حافظ کی تعریف کہ روٹی کہانے اور آب دست لینے کا ہاتھ یاد نہیں رہتا ۔ اس سے اب یہی بہتر ہے کہ کسی صاحب بہادر کی خانساماگیری تلاش کریں ۔ اور کچھ نہیں تو انکے پرانے ہیٹ بوٹ ۔ کوٹ ۔ پتلون ۔ ڈاکٹر نمبر ۲ انگریز تو بن ہی جائینگے

راقم محمد جمیل دہلوی از بریلی

الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر

لے میرے ہم مشرب بھائی   اے میرے ہم مذہب بھائی
پہلے تجھ پر ہو تجھے سلام   پھر تم میرا سنو کلام
فانی ہیں دنیا کی باتیں   اسکے دن اور اسکی راتیں
جتنی چیزیں ہیں دنیا میں   قاصر ہیں وہ راہ وفا میں
گھوڑے بکری بیل اور ہاتھی   کوئی ہونگے نہیں ساتھی
دنیا کی ہر بات ہے فانی   اسکی ہر ہر گھات ہے فانی
اسکو نہیں ہے قائمیت   اس میں نہیں ہے دائمیت
اس میں قائم کون رہا ہے   اس میں دائم کون رہا ہے
دیکھو زال ہے کس مدفن میں   رستم ہے کس قبر کہن میں
کونسے گور میں ہے بہرام   کونسی جا ہے قبر سام
بہمن اور سہراب کی باتیں   ہوگئی ہیں اب خواب کی باتیں
کاؤسی تاج کہاں ہے   جو کل تھا وہ آج کہاں ہے
حق ناہوا فی القرآن   کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَان
پھر جو اسپر رکھے بھروسا   اوس نے دین سے ہاتھ کو دھویا
دنیا مہمل چیز ہے بھائی   یہ وحشت انگیز ہے بھائی
دنیا میں آرام کہاں ہے   اسکا نیک انجام کہاں ہے
دنیا کو تم دوزخ سمجھو   اسکا مہمل برزخ سمجھو
سجن المؤمن نام اسکا ہے   جسکو نبی نے فرمایا ہے
پھر اسمیں آرام کی خواہش   ہے یہ مہمل کام کی خواہش
اسکو اب تم چھوڑو چھوڑو   منہ کو اس سے موڑو موڑو
پوچھتے ہیں ہم تم سے بھائی   دنیا تمکو کیونکر بھائی
یہ چھوڑے گی ساتھ تمہارا   کب تھامیگی ہاتھ تمہارا
تمکو یاں سے جانا ہوگا   اکدن قبر بسانا ہوگا
بیٹا ماں اور باپ اور بھائی   سب سے اکدن ہوگی جدائی
کیا یہ مال اور دولت وحشمت   کام آئیگی روز قیامت
کیا یہ ڈاڑھی کا منڈوانا   کیا یہ موچھیں لمبی بنانا
کیا یہ ٹیڑھی ترکی ٹوپی   حشر کے دن کچھ کام آئیگی
پھر اوسدن کی فکر کرو تم   کچھ لے بھائی فکر کرو تم
جاؤ گے جسوقت لحد میں   پڑ جاؤ گے وقت بد میں
منکر اور نکیر آئیں گے   اوسدم جو وہ فرمائیں گے
کیا دو گے تم اوسکا جواب   آخر ہو گے تم بیتاب
اور جب آجائیگا محشر   ہو جاؤ گے واں تم مضطر
جب اعمال تلینگے سب کے   بد اور نیک تلینگے سب کے
اور جائینگے آگے رب کے   ہونگے مورد اوسکے غضب کے
اک عالم بیتاب رہیں گے   نفسی نفسی لوگ کہیں گے
پھر کیا اسدن کام آئیگا   جو تو آج بجا لائیگا
نیکی کر تو اور بھلائی   خیر اسی میں ہے میرے بھائی
روزے رکھو پڑھو نماز   حق کے آگے کرو نیاز
بچو خطا سے حتے الامکان   نادم ہو ہو جائے جو عصیاں
رو کر در درگاہ باری   دل سے کرو الحاح وزاری
ہے وہ رحیم اور ہے رحمن   بخشیگا وہ تمہارے عصیان
اوسکی کرو تم دل سے عبادت   کام آئیگی روز قیامت
اے میرے مالک اے میرے داتا   میری خبر کا یون یارا
جتنے ہیں محکوم ہیں تیرے   نظم جہاں منظوم ہیں تیرے
تیرا بندہ ہے یہ تمنا   رو کر تجھ سے ہے یوں کہتا
بخشدے اے رب میری خطا کو   عام کر اب تو اپنی عطا کو
ہوں میں بندہ تیرا عاصی   بالکل غرقۂ بحر معاصی
مجھکو قید گنہ سے رہا کر   اپنی محبت مجھکو عطا کر
اور میرے ماں باپ کے عصیاں   بخشدے اے رب تو ہے رحمان
اور تو اپنے پیارے نبی پر   یعنی ساقی حوض کوثر
پیارے محمد سرور عالم   صلے اللہ علیہ وسلم
بھیج تو اوپر رحمت اے رب   آج سے تا بقیامت اے رب
نکلے میری زبان سے ہردم   صلے اللہ علیہ وسلم